رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۳۹ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی ۲۹ ستمبر ۱۹۱۱ء | نمبر ۳۹

کتابیں جو عقلمند لوگوں کیلئے فائیدہ مند ہیں

بائیبل اور قرآن

من تصنیف پادری جی-ایل ٹھاکرداس صاحب مصنف نے قرآن کی تعلیمات کو بائیبل کیساتھ مِلا کے اسبات کو ثابت کیا کہ توریت زبور اور انجیل شریف کلام اللہ ہی-اس کتاب کی خوبی اس بات سے ظاہر ہی کہ مصنف ہمدردی اور محبت کی روح دکھلاتا ہی-اہلِ اسلام کی دلشکنی نہیں کرتا-یہہ کتاب متلاشیوں کے واسطے بہت مفید ہوگی-اس کتاب میں ۱۹۲ صفحے ہیں قیمت دس آنے ۱۰/ +

ہند میں قومیّت

یہہ کتاب ہر ایک قوم کے لئے بہت مفید ہی-اس سے معلوم ہو سکتا ہی کہ قومیّت کیا ہی اور کہ ہر ایک ملک میں کیسی حکومت ہو سکتی ہی اور کہ قومی آزادگی کن کن شرایط پر منحصر ہی-صفحے کتاب ۲۸-قیمت ۱/ +

انجیلِ برنباس

من تصنیف عبد الاحد از کاٹرہ-

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای-ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی-ایل-ایس بذریعہ وی-پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

گئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصے تک غائب ہو گئی۔ پادری نیگسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اس چھوٹے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم

من تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو۔ ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی اردو اور رومن میں بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۱۴ر اردو ۸ر اور ۱۲ر +
یہہ کتاب نہایت ضروری ہی۔ ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ اسکا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہی +

ہدایت تیمارداراں

یہہ کتاب اس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کیلئے مدد دی جاوے۔ علاوہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلئے سندی کتاب ہی۔ ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت عہ +

خاندانی فرائض

۱۲۰ صفحے۔ قیمت اردو ۴ر ۸ر و ۱۲ر رومن ۸ر
اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاوینگی + آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے؟ کتاب کی قیمت صرف گنتی کی

کتابوں کی فہرست مُفت بھیجی جاتی ہی

کتابیں جواں مرد اور عورتوں کے لئے۔ پادریوں اور کارندوں کے واسطے۔ رسالے اور پرچے مبشروں کے لئے سوال و جواب کی کتابیں۔ اردو۔ رومن اور گورمکھی کی زبان اور حروف میں۔ ابھی منگوا لیجئے +

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



نور افشاں

لودیانہ - جمعہ ۲۹ ستمبر ۱۹۱۱ء

فہرست مضامین

اخبار کی بہار

ملک چین میں امریکہ کا ایک بڑا بنک جاری کرنے کا انتظام درپیش ہے - اس بنک کا شروع ۳ کروڑ روپیہ سے ہوگا -

پانڈیچری کے اہل فرنچ نے پیرس میں ہوائی جہازوں کے لئے ایک ایسا انتظام ایجاد کیا ہے کہ جس سے وہ اُلٹ نہ سکیں - اس وجہ کی یورپ کے اخباروں میں بہت تعریف ہو رہی ہے -

شہر لنڈن میں جولائی اور اگست کے مہینوں میں بہت شدت سے گرمی پڑی تھی - اور اُس کی وجہ سے بچوں میں بیماری اور موتیں اسقدر بڑھ گئیں کہ پیشتر اتنی کبھی نہ ہوئیں تھیں -

آسٹریلیا نے اپنے نئے جنگی جہازوں کے لئے ۱۶ ہزار آدمی انگلستان سے مانگے ہیں - جو کہ جہازرانی کے کام سے بخوبی ماہر ہوں - اور ارادہ ہے کہ اپنے ملک کے صرف ۸ ہزار ملاح رکھیں -

شملہ ینگ مین کرسچن ایسوسی ایشن کی امداد میں ٹون حال میں گانے بجانے کا جلسہ Concert ہوا - اور قریباً ۸۰۰ روپیہ جمع ہوگئے -

بلوچستان کی آبادی ۸ لاکھ ۱۰ ہزار ۸ سو ۴۴ ہے - جن میں اکثر مسلمان ہیں - صرف پچاس ہزار غیر اقوام ہیں -

دہلی اور اس کے گردونواح کی تحصیلوں میں چوہے بہت مروائے جاتے ہیں - چنانچہ شہر دہلی میں گزرے مہینے قریباً ایک لاکھ چوہے مارے گئے -

ہمعصر کوکب قمطراز ہے کہ مشنوریس جو کہ امریکہ سے آئے تھے اور برٹش گینی میں دیسی لوگوں میں کام کرتے تھے مار ڈالے گئے ہیں - اور اُن سے وہاں کے باشندے اسلئے ناراض تھے کہ پادری صاحب اُن کو ایک سے زیادہ بیوی رکھنے سے منع کرتے تھے - اس غصہ کے لئے لوگوں نے اُن کو زہر دیدیا -

گزرے ہفتہ یورپ میں زلزلہ آیا اور بیلجیم اور جرمنی میں بہت سے گھر شکست ہوگئے -

کلکتہ میں حضور شہنشاہ معظم و ملکہ معظمہ کی مدارات کے اخراجات کا چندہ ۴،۱۷،۶۵ روپیہ تک پہونچ چکا ہے -

ونگل دربار دہلی میں تماشائیوں کا احاطہ الگ ہوگا وہ ۷۰ ہزار ہونگے - درباری بیس ہزار ہونگے -

مشیر دکن قمطراز ہے کہ عجیب اتفاق ہے کہ جس دن حضور نظام نے وفات پائی اسی روز آپ کے معتمد پیشی سید محی الدین بی - اے نے بھی انتقال کیا -

ریلوے بورڈ نے ایک طویل گشتی چٹھی تمام ریلوے لائینوں کے منیجروں کو بھیجی ہے جسمیں ریلوے ملازمین کے وفات پانے یا ریٹائر ہونے کے وقت اُن کو یا اُن کے وارثوں کو گذارہ دیئے جانے پر بحث کی گئی ہے -

انگلستان میں پانچ ہزار سند یافتہ ڈاکٹر دندان ہیں اور ایک ہزار پانچ سو غیر سند یافتہ ہیں -

بحری قاعدہ ہے کہ کنارے سے ۳ میل تک سمندر کا قبضہ اُس ملک کا سمجھا جاتا ہے جو اُس کے ساتھ ملحق ہو - اور اُس سے دور کا فاصلہ شاملات تصور ہوتا ہے -

ولایت کی مشہور مس نٹینگ گیل کی یادگار میں کی شبیہ قائم کیجاویگی اسکے لئے چندہ فراہم ہو رہا ہے - جن میں سے دایہ کو بھی وظیفہ ملا کریگا - ہمارے ملک معظم اور ملکہ معظمہ بھی اس میں انٹرسیٹ لیتے ہیں -

ولایت میں مرض دندان عام طور سے پھیلتا جاتا ہے سرکاری نقشوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۷۰ سے ۹۰ فیصدی لڑکے جو انگلستان کے ابتدائی سکولوں میں تعلیم پاتے ہیں - اس مرض میں مبتلا ہیں - اور نیز آدمیوں میں ۷۰ فیصدی مرض دندان میں مبتلا ہیں -

شہنشاہ معظم کی آمد پر اہل بمبئی قدیم بمبئی کا نظارہ دکھنا چاہتے ہیں جس پر ۵ لاکھ روپیہ صرف ہوگا - ایک لاکھ میں پہاڑی ریلوے تیار ہوگی اور ۲۰ ہزار سے ایک اور آبشار بنائی جاویگی - اس تماشے کی فیس داخلہ ایک روپیہ رکھا گیا ہے -

دہلی کے میلہ کارونیشن کی دلچسپ تفریحات گوناگوں ہونگی جادو کے کھیل بھی شامل ہیں -

تار کی بہار

لنڈن ۱۹ ستمبر طہران سے اخبار لنڈن ٹائمس کے نام ایک تاربرقی اس مضمون کی آئی ہے کہ سابق شاہ اب تک قنصل پتہ میں موجود ہیں۔ اُن کی تمام ماندہ انتخاب فوج متفرق و منتشر ہو گئی ہے اور اُس کے سرداروں نے اطاعت قبول کر لی ہے۔

کل گلاسگو میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس نے یہ کارروائی پھر شروع کی کہ ممالک متحدہ برطانیہ کے ملازمین ڈاکخانہ کی شکایات سنی جائیں اور اُن کی دادرسی کر کے تنخواہیں بڑھا دی جاویں۔ بہتیرے شہروں سے جو تاربرقیاں آئیں تھیں پڑھی گئیں اُن میں بیان تھا کہ محکمہ ڈاکخانہ ناکارہ کے قابل نہیں ہے۔ اسی جلسہ نے بعد کو ایک ریزولیشن پاس کیا۔ اور اُس میں اس امر پر زور دیا گیا ہے۔ کہ ہوس آف کامنس کی ایک منتخب کمیٹی اس غرض سے مقرر کی جاوے کہ ملازمین ڈاکخانہ کی شکایات متعلق تحقیقات کیجاوے۔

اخبارات قسطنطنیہ رقمطراز ہیں۔ کہ مناسیطر میں ایسر انسداد ہیضہ کی مخالفت میں مسلمانوں نے بلوے شروع کر دیئے ہیں۔ ایک گروہ نے علما و حکام کو مجبور کیا کہ وہ خراب پانی کے چشموں کو جو پہلے بند کر دیئے گئے تھے اب پھر کھولدیں۔

چنگ کنگ کی ایک تاربرقی میں بیان ہے کہ وائسرائے زیچواں نے حکم دیا ہے کہ جس فوج کی خیرخواہی میں شک ہوا ہو اس کے ہتھیار رکھوائے جاویں۔ بیان کیا گیا ہے کہ نیوزمین میں فسادات ہو گئے ہیں۔ اور وہ سوا دو جیلوں کی فوج بھیجی جا رہی ہے۔

مشنری اور کلیسیائی خبریں

پادری ای رو جبروس متعلقہ چرچ آف انگلینڈ سائنگن بنگلور و دہلی و رباط جیلین مقرر ہوئے ہیں۔ جو وہاں فوجوں میں عبادت کرائینگے۔

پادری ڈبلیو سینٹ کلیئر ٹسڈل ڈی۔ ڈی نے ایک کتاب ہائیر کریٹی سیزم کی نسبت تالیف کی ہے جو سچائی کی حامی ہیں اور بڑے بڑے نکتہ چینیوں کو لاجواب کرتی ہے۔

برٹش اینڈ فارین بائبل سوسائٹی نے ۱۵ ہزار [illegible] یعنے اٹلی زبان کی انجیلیں مفت بانٹنے کے واسطے شائع کی ہیں جو اُن نمائشوں میں تقسیم کی جاوینگی جو شہر روم اور ٹیورن میں ہونیوالی ہیں۔

ملک کنعان کے شہر حافہ میں عبرانی زبان کا مدرسہ جاری کیا گیا ہے۔ جو یہودیوں کے لئے بڑی غنیمت ہے اس مدرسہ میں عبرانی میں تمام علوم پڑھائے جاتے ہیں اور بائبل اور طالمود کی تعلیم دیجاتی ہے۔ اس میں ۲۵۰ طالب علم ہیں۔

مقام ٹیونس واقعہ شمال افریقہ میں ۶ آدمی اور ۴ عورتوں کو جو دین اسلام رکھتے تھے۔ بپتسمہ دیئے گئے یہ نو بپتسمہ یافتہ لوگ قابل نمونہ چال چلن ظاہر کرتے ہیں۔ اور وہ جو اُن کے ساتھی ہیں اُس کو دیکھکر معجزہ سمجھتے ہیں۔

پنجاب میں ۲۷۲ دخانی کارخانے ہیں ان میں ۲۹۷۲۶ ملازم ہیں۔ بیشی ۱۰۰۰ ہے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

ایثار نفسی

نمبر ۲

نفس لوامہ اور نفس امارہ دو رنگی گویا ایک طرح کی کشتی انسان کے دل میں ہوتی رہتی ہے۔ اول الذکر انسان کے دل و دماغ کو نیکی اور خدا کی باتوں کی طرف لگانے کی کوشش کرتا ہے اور موخر الذکر اسکو بھلا کر دنیا اور شیطان کی طرف لگانے کی سعی بلیغ کرتا ہے۔ اور چونکہ انسان کا زیادہ میلان گناہ کے اثر کے سبب سے بدی کی طرف ہو گیا ہے۔ اس واسطے وہ نفس امارہ کے دام میں پھنس جاتا ہے اور فوراً شیطان کے ورغلانے میں آجاتا ہے اور اس لئے بنی انسان کا ایک بہت بڑا حصہ نفس بد کے زیر اثر ہو کر انواع واقسام کی بداعمالیوں میں مبتلا نظر آتا ہے۔ اور ہوس و حرص کے بندے ہوئے بیشمار لوگ۔ بے دامون شیطان کے غلام بنے چلے جاتے ہیں اور اپنے دین اور ایمان کو کھو کر اپنی بیش قیمت روح کا نقصان کر رہے ہیں۔ اگرچہ دنیا اور اس کی عیش و عشرت ان کو حاصل ہو بھی جاوے لیکن اُن کی عاقبت بخیر ہرگز نہ ہوگی۔ بلکہ ہر قسم کی گناہ آلودہ باتوں سے متاثر ہو کر اور قسم قسم کے فعل شنیع کے مرتکب ہو کر آخر کار دوزخ کے مستحق ٹھہرینگے۔ اور خدا کے روز عظیم یوم الحساب کے آخری فیصلہ کے بعد اُن کی جائے سکونت شیطان کے ساتھ آگ اور گندھک میں ہوگی۔ جہاں کہ رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔

ہم کو بڑا افسوس آتا ہے کہ آجکل آریہ اور محمدی صاحبان



نے اخباروں اور رسالوں کے ذریعہ سے نہایت نفرت انگیز اور دلخراش شیوہ اختیار کیا ہے اور مذہب کی آڑ میں نہایت ہی گندہ لٹریچر پھیلانا شروع کیا ہے۔ جس کا انسداد ہماری مہربان گورنمنٹ انگلشیہ کو ضروری ہی کرنا چاہئے۔ ہمعصر افغان پشاور نے مسلسل تین نمبروں میں "آریہ تہذیب کا نمونہ" عنوان دے کر آریوں کے لکھے ہوئے رسالوں اور اخباروں سے نہایت ہی توہین آمیز اور پر از اعتراضات مضامین کا نظم و نثر کا انتخاب کھولا ہے۔ جس کے عنوان بھی نہایت عجیب تھے۔ مثلاً "اسلامی ڈھول کا پول"۔ "اسلامی درگت" وغیرہ۔ اور آج ہمارے پاس ایک رسالہ "بائیبل کا پچار" نامے ریویو کے لئے ایک منتشر خیالات والے رحیم بخش راجپوت نو مسلم واعظ اسلام وارد قادیان کی تصنیف آیا ہے۔ جو عیسائیوں کی نسبت گالیوں اور بدزبانیوں سے بھرا ہوا ہے اور نہ صرف یہ بلکہ خداوند یسوع مسیح کی شان میں ایسے کلمات استعمال کئے ہیں جو آج تک کم سننے میں آئے ہیں۔ یہ رسالہ تہذیب اور متانت اور اخلاق سے ایسا گرا ہوا ہے۔ کہ ہم اس پر کوئی ریویو لکھنا پسند نہیں کرتے۔ لیکن ہم اُمید کرتے ہیں کہ ضرور ایسی گندی تحریر پر کوئی زور دار نوٹس لیا جاویگا۔ ورنہ اگر منہ زوریاں اور زبان درازیاں کھلم کھلا اسی طرح سے ہوتی رہیں تو ضرور ایک دن آپس کی رنجیدگی اور دشمنی کا شعلۂ آتش ضرور کچھ رنگ لائیگا۔ یہ امر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کے گوش گذار کرنے کا کوئی بہتر وسیلہ سوچ کر ایسی اور دیگر گندی اور فحش تحاریر کو عادل اور منصف گورنمنٹ کے سامنے پیش کیا جاوے۔ کیونکہ ہماری گورنمنٹ کا قانون کوئی متعصب سلطنت کا قانون نہیں ہے۔ جو کسی کی دل آزاری کو روا رکھے ایسے لوگوں کے مزاج کا علاج ضروری ہے تاکہ وہ احاطۂ اعتدال سے متجاوز نہ کر سکیں۔

محمدن لٹریچر کا جس شخص نے مطالعہ کیا ہے وہ بخوبی جانتا ہے کہ اہل اسلام نے حضرت محمد صاحب کی نسبت نظم و نثر میں اتنی تعریف اور مدح و ثنا گائی ہے کہ جس کا کوئی حد و حساب نہیں ہے۔ ہمعصر اہل فقہ مطبوعہ ۴ ستمبر ۱۹۱۱ء میں ذیل کی نظم درج کی ہے۔

میں بیمار محمد ہوں تو حکمت اپنی رہنے دے
موثر ہوگی کیا حق میں مرے عیسیٰ دوا تیری
گنہگاروں کو دن محشر کے خالق بھی نہ بخشیگا
نہ ہوگی شفیع المذنبیں جبتک رضا تیری
خطائیں اب بدکردار کی بھی بخشوا دینا
جو ہنگامہ محشر میں مولا واہ واہ تیری۔

جس کی نسبت خود قرآن شریف گواہی دے رہا ہے کہ وہ وجیہن فی الدنیا والاخرت ہے۔ اس کو تو ہلکا اور ناقابل شفاعت بتایا جاتا ہے۔ اور جس کا بیان قرآن صاف کرتا ہے کہ وہ صرف ڈرانے والا اور مبشر ہے اُس کو شفیع المذنبین کہا جاتا ہے۔ اگر ایسے شاعر قرآن کا بھی مطالعہ کر لیا کریں تو ایسی لنترانیوں سے بچے رہیں۔

این راہ کہ تو میروی بترکستان است

متذکرہ بالا عنوان اخبار عام کے لائق و فائق ایڈیٹر صاحب کی تحریر سے ہم اخبار عام مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۱۱ء سے نقل کر کے ناظرین نور افشاں کو دکھلاتے ہیں کہ ہندو اور مسلمانوں نے جو آجکل ایک عجیب طریقہ نکالا ہے کہ آئے دن اپنے اپنے قومی تعصب سے بھر کر اور سرکاری ملازمان کا ذکر کر کے اونکی تعداد کے نقشے اخبارات میں شائع کر کے ہندو مسلمانوں کا جداگانہ سوال پیدا کر کے آپس کی نااتفاقی اور رنجش کو بڑھاتے ہیں اور اُسکے ساتھ گورنمنٹ کی توجہ کو لگانا چاہتے ہیں کہ گویا گورنمنٹ نے بے انصافی سے ایک کا حق مارا ہوا ہے۔ اور دوسرے کے ساتھ کچھ رعایت کی ہوئی ہو۔ حالانکہ یہ حقیقت نہیں ہے۔ بلکہ ہماری مہربان گورنمنٹ کی نظروں میں تمام قومیں یکساں ایک برابر ہیں اور وہ سب کو ایک ہی نظر سے دیکھتی اور سب کیساتھ نیک سلوک کرنے کو تیار ہے اور جو لائق ملازم خواہ وہ کسی قوم کا ہو قبول کیا جاتا ہے اور فوراً ملازمت پاتا ہے۔ اگر اتفاق سے ایسا ہو جائے کہ کہیں ایک قوم کے لوگ زیادہ ہو جاویں تو دوسری کسی جگہ دوسری قوم کے لوگ زیادہ ہونگے۔ اس میں گورنمنٹ نہ تو کسی کا حق مارتی ہے اور نہ رعایت کرتی ہے۔ یہ تو صرف اتفاق کی بات ہے۔ لیکن ایسے امر کو گورنمنٹ کے اوپر الزام کے طور پر ظاہر کرنا بالکل بے سمجھی ہے اور آپس میں ناحق جدائی اور نااتفاقی اور ضد اور دشمنی کی جڑ کو لگاتا ہے۔ گورنمنٹ کو جہاں اچھے ملازم ملتے ہیں خواہ وہ ہندو ہوں یا مسلمان ہوں اور خواہ عیسائی یا اور کوئی قوم میں سے ہوں وہ ملازم رکھے جاتے ہیں اور اُلٹا ایسا نہیں کیا جاتا۔ ہاں سب کو راہ کھلی ہوئی ہے جو کوئی اپنے آپ کو ملازمت کے لائق بنا لیوے وہ لائق بنکر ملازمت حاصل کرے۔ اکثر ہم ایسے مضامین اخبارات میں پڑھکر افسوس کرتے ہیں کہ ایسا کرنے سے فایدہ کچھ نہیں۔ مگر نااتفاقی اور دشمنی کی آگ دونوں قوموں کے دلوں میں بڑھتی ہے۔ اس لئے یہ کام بالکل ناجائز ہے ہندو مسلمان اخبارات کے ایڈیٹر صاحبان جب ایسا کرتے ہیں تو وہ دونوں متذکرہ بالا عنوان کے مصداق ہیں۔ ایڈیٹر صاحبان کو ایسا کرنے سے خود پرہیز کرنا چاہئے۔ بلکہ نفاق کے بجائے ایسے بندوبست اور تجاویز عمل میں لانی چاہئیں کہ جن سے آپس کی محبت اور میل زیادہ ہو۔ پر یہ ہمارے ملک کو کہاں نصیب ہو؟

کابل سے خبر آئی ہے کہ سردار عبد اللہ خاں ٹوکی گورنر افغان ترکستان نے انتقال کیا سردار صاحب مرحوم کو افغانستان میں بڑی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا اور امیر صاحب اُن پر خاص اعتماد رکھتے تھے۔

دینی سوال وجواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ:- جنہوں نے اسلام سے عناد اور مسلمانوں پہ بیجا زیادتیاں کرکے خود لڑائی مول لی تھی اور مسلمانوں کو بدلہ لینے پر مجبور کرکے اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی ماری تھی۔

اقول:- مسلمانوں پہ بیجا زیادتیوں کے کوئی واقعات اگر ایڈیٹر صاحب سنا دیتے تو ہم اس کو مان لیتے۔ مگر بلا ثبوت کس طرح مانا جاسکتا ہے۔ صاف مسلمانوں کی زیادتیاں ظاہر تھیں مسلمانوں کی طبیعتوں میں بدلہ لینا کیا خود بخود جنگ وجہاد دوسری قوموں کے ساتھ چھیڑنا سدا تھا جو وہ اکثر کرتے رہتے تھے۔ اپنے پاؤں پہ کلہاڑی مارنے کی مثال بھی خوب لکھی ہے ہاں بیشک اگر وہ اسلام کو قبول کرلیتے تو ان کے پاؤں سلامت ہوجاتے۔ لیکن جب وہ دعوت اسلام کو رد کرتے تھے تو ضرور ان کے پاؤں پہ کلہاڑی چلائی جاتی تھی۔ لیکن وہ خود ایسے بے عقل اور ناتجربہ کار نہ تھے کہ خواہ مخواہ اہل اسلام سے لڑائیاں مول لیتے تھے اور اپنا نقصان اٹھاتے تھے بلکہ اس کے اندر صاف وہ پوشیدہ راز چھپا تھا کہ اسلام تمام دیگر قوموں کو اسلامی جھنڈے کے نیچے لانا چاہتے تھے۔ اور جو نہ آتے وہ اس کے ساتھ جنگ وجدل سے پیش آتے تھے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ اور کس قوم کے ساتھ اہل اسلام نے مصالحت رکھی؟ عنقریب تمام قوموں پر یکساں چڑھائیاں کی گئیں اور صلاح کا پیغام صرف قبول اسلام تھا اور بس تو پھر کیونکر یہ قومیں زبردستی اپنے مذاہب کو چھوڑتیں اور اسلام کے پیرو ہوجاتیں؟

قولہ- یعنے اپنا ملک آپ سے کہہ دیا تھا-

اقول- ایسا کون شخص ہے کہ جو ایسا کام دانستہ کرے کہ جس سے اس کو ناکامیابی ہے؟ مگر اسلام نے تو سلطنت کو مذہب کی بنیاد بنالیا تھا اور جو جو لڑائیاں اہل اسلام کرتے تھے وہ مذہبی لڑائیاں تھیں۔ اور مذہب ہر ایک کو جبراً چھڑوانا مشکل ہے۔ اس لئے لوگ مقابلہ کے لئے آمادہ ہوتے تھے۔ جب اس وقت لڑائیوں کی وجہ ہی یہ تھی تو قیاس ہوسکتا ہے کہ وہ کیونکر دین جیسی بھاری بات کو بلا سمجھے فیصلہ کردیں۔

قولہ- یہاں بھی قریش کی طرح سبقت عیسائیوں کی طرف سے ہوئی تھی۔

اقول- جیسا کہ ہم پچھلے ورقوں میں ثابت کرتے رہے ہیں کہ قریش کی سبقت نہ تھی ویسا ہی ہماری دانست میں یہ بات ثابت ہے کہ عیسائیوں کی طرف سے سبقت کا بتانا بالکل ویسا ہی خلاف واقعہ ہے۔ کیونکہ ان دنوں میں اسلام کا ڈنکا بجنے لگ پڑا تھا۔ تو ان کو موقعہ مل گیا تھا کہ وہ اپنے دلوں کی خواہشوں کو پورا کریں۔ اور انہوں نے جیوں زور پکڑا زیادہ اور زیادہ لڑائیوں اور مہموں پہ کمریں کس کر باندھ لیں۔ اور چونکہ ان کی جمعیت بڑھتی رہی اور فتح پر فتح پاتے رہے۔ تو پھر کیا تھا تمام قوموں کو روندتے رہے جیسا کہ تواریخ سے بخوبی ظاہر ہے۔ اگر یہ تمام قومیں سبقت کرتیں تو اس وقت نہیں بلکہ اس سے پیشتر بھی کرتیں۔ پر حق تو یہ ہے کہ اسلام نے تمام قوموں کو خود جنگ کی طرف راغب ہونے کا موقعہ دیا۔

باقی دارد

اقتباس

جنگ۔ دانش۔ صلح۔

مشرقی بنگال میں دو مالدار ہندوؤں کے درمیان محض ایک آم کے درخت کے اوپر جس کا کچھ حصہ ایک کی حد میں اور کچھ دوسرے کی حد میں تھا خوب جھگڑا ہوا۔ یہاں تک کہ طرفین کا قریب ۵ ہزار روپیہ مقدمہ بازی میں صرف ہوا۔ اور نہ صرف نقد کا نقصان ہوا۔ بلکہ بہت جانیں ہلاک ہوئیں۔ یہ جھگڑا پہلے دو گھرانوں کی عورتوں میں شروع ہوا۔ جونہیں وہ عورتیں اس درخت کے آم چننے کیواسطے نکلیں ایک کہتی تھی کہ آموں کے چننے کا حق میرا ہے۔ اور دوسری کہتی تھی کہ نہیں حق میرا ہے وہ ہماری حد میں ہے۔ اس پہ مقدمات شروع ہوگئے اور خوب مقدمہ بازی ہوئی اور صلح کی کوئی صورت نہ نکلی۔ یہاں تک معاملہ بڑھا کہ طرفین نے اپنی اپنی طرف سے اپنے چوکیدار آم کی حفاظت کے لئے معہ ڈھال تلوار کے تعینات کئے۔ اور بہت عرصے تک اسی طرح سے جھگڑا ہوتا رہا آخر کو ایک مرد خدا نے جو بمشکل تمام متعدین جھگڑا کو جمع کرکے صلاح ومشورہ کیا اور بعد سمجھانے کے اس بڑے جھگڑے کو طے کرنے کے لئے اسنے درخواست کی کہ وہ آم کا درخت اس کو دیا جاوے۔ جس پر طرفین رضامند ہوگئے اور یوں یہ خوفناک جھگڑا ختم ہوا۔ اب اس شخص نے ایک چار دیواری اس آم کے درخت کے ارد گرد کھچوا دی ہے۔ اور اب اس آم پر پورا دخل فیصلہ کنندہ کا ہے اور مدعی اور مدعا علیہ دونوں ہلکے ہوکر بیٹھ گئے سچ ہے جھگڑا کرنے سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا بلکہ دونوں فریق سراسر گھاٹے میں رہتے ہیں بہتر یہ ہے کہ جھگڑے کو شروع ہی نہ کرنا چاہئے اور پہلے ہی سے ایک فریق کو اپنا نقصان اٹھا لینا چاہئے تاکہ نوبت



مراسلات

قادیانی کرتوت

قادیانی پیر کے اسپیرابلز نخبیر مسمی محمد صادق اڈیٹر بدر کا ایک کاغذ دو صفحہ کا چھپا ہوا بندہ کی نظر سے گزرا جس میں بہت سی واہی باتیں درج تھیں۔ خیر وہ جانیں اور اُن کا منہ جانے۔ لیکن ایک سفید جھوٹھ خلق خدا کو دہوکھا دینے کے لئے اس میں درج تھا جس کا ذکر از راہ ہمدردی اور لوگوں کے بچاؤ کے لئے کرتا ہوں اس سے بچو اور اس جعل اور فریب میں نہ پھنس جانا۔ یہ سب لومڑی چالیں روٹی کمانے کے بہانے ہیں۔ پیر جی بھی دارلاماں کے باہر ایک وبا کا شکار ہو کر چندہ مانگتے مانگتے اور اکٹھا کرتے کرتے اور خوب ہاتھ رنگ کر چلے گئے۔ اب یہی حال مریدجی کا ہے۔ کسی وحی کا تو وصولی سا نہیں۔ کہ ٹکے مانگنے کی کوئی صورت نکلے۔ اب یہ ان جعلسازیوں سے کمانے کی جوڑ توڑ میں رہتے ہیں۔ اور ننگا جھوٹھ یہ ہے جو صفحہ پہلا دوسطر پہلی میں لکھا ہے۔ کہ میں نے بہت تلاش اور محنت سے امریکہ سے ایک نئی انجیل منگوائی تھی۔ یہ انجیل مصر کے کسی عیسائی عبادتگاہ کے کتب خانہ سے نکلی تھی جس میں حضرت عیسے علیہ السلام کے صلیب سے بچ کر اُتر آنے کا واقعہ لکھا ہے۔ وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے" میں نے خود جناب کے ایک مرید جی کے پاس وہ کتاب بچشم خود دیکھی ہے۔ وہ ایک چھوٹی تقطیع کی انگریزی زبان میں کتاب ہے جس کا نام کروسیفکشن "The Crucifixion" ہے۔ اُس کو وہ انجیل کر کے لکھتا ہے۔ اس اشتہار کے علاوہ ایک ورق کا اور کاغذ اُردو میں محمد صادق مذکور کی کارستانی سے چھپا ہوا اس کتاب کے اندر چسپاں ہے۔ جس میں کتاب کے مضامین کی فہرست اور خلاصہ ہے۔ اس میں بھی اس کتاب کا نام انجیل کر کے درج کیا ہے۔ اور اس کاغذ کا نام بھی اس نے "انجیل فتح بر صلیب" رکھا ہوا ہے۔ اور جب مرید جی کے پیر بھائیوں سے ملاقات ہوئی۔ اور اس کتاب کا وہ تذکرہ لائے تو انہوں نے بھی کہا کہ امریکہ سے ایک نئی انجیل نکلی ہے جو مرزا صاحب کی تعلیم کی تصدیق کرتی ہے غرضیکہ وہ تحریر اور تقریر میں اس کتاب کو انجیل کے نام سے نامزد کرتے جس سے اُن کا مطلب ہے کہ لوگ دہوکھا کھا کر سمجھیں کہ قادیانی کارخانہ اب انجیلوں سے بھی فروغ پانے لگا۔ اور قادیانی وحی باتیں ان کتابوں اور نوشتوں کے ساتھ منطبق ہیں۔ جو پوشیدگی سے اب ظہور میں آرہی ہیں۔

خیال کیجئے کہ اس کتاب کے نام کیساتھ ور اشارہ بھی لفظ انجیل کا نہیں ہے۔ اور نہ اس کتاب کی تعلیم انجیل یعنے بشارت یا گنہگاروں کو نجات کی خوشخبری ہے۔ اور نہ خداوند مسیح کے حواریوں کے ہاتھ سے جو ملہم شخص تھے لکھی ہوئی ہے۔ جب یہ ہر سہ باتیں نہیں تو وہ انجیل کے نام سے کسی طرح تحریر اور تقریر میں نہیں آسکتی مرید جی کے پیر بھائیوں سے میں نے اسبات کا ذکر کیا۔ کہ کیوں اس کو انجیل کہتے اور لکھتے ہو۔ تو ذرا تامل کے بعد انہوں نے مان لیا کہ انجیل نام نہ سہی تو جہاں تک معلوم ہوتا ہے بات یہی ہے کہ لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے انجیل نام سے مشہور کرنا چالاکیاں ہیں۔ جو اس کارخانہ کے شروع سے ہوتی رہی ہیں" گورو جنہا مرے ٹنیے چیلے جاہن سٹرپ"

میں چاہتا ہوں کہ کوئی صاحب جو انگریزی کا اور علم تواریخ سے اور اس کارخانہ سے جہاں وہ چھپی ہے یعنے انڈو امریکن بک کمپنی شکاگو سے اچھی طرح واقف ہو اس کا مطالعہ کر کے اور دریافت اور تحقیقات سے اس کی سچائی اور صحت اور اعتبار کی بابت جلد اخباروں اور پرچوں میں ظاہر کریں (آج مسٹر اکبر مسیح صاحب یاد آتے ہیں۔ جن کی تحریریں قادیاں کو لاجواب کرتی اور اُس کا قلب ہلاتی تھیں) تاکہ غریب لوگوں کے بھولے بھالے دل قادیانی چال بازیوں سے موہے نہ جاویں۔ اور ان کی قلعی بھی فاش ہو۔ یہ کتاب اڈیٹر بدر قادیاں ضلع گورداسپور سے بہم کرسکتی ہے۔

قادیانی مریدوں کے لئے میری دل سے صلاح ہے کہ جیسا پیر جی صلیب کی شان کی خجالت اور بطال مقصد راہی از ملک فنا ہوئے ہیں۔ یہ بھی زور لگاویں اور سر ٹپک ٹپک کر صلیب کی شان کو ضایع کرنے کے لئے کوشش کیا کریں۔ چاہے سر کے پلے کچھ نہ رہے۔ پر صاحبان من علم اور عقل اور راستی سے ہو۔ ناراستی کے ہتھیار استعمال کرنے سے کیا فائدہ۔ بلکہ اُلٹی شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔ اور ہلاک در ہلاک ہو جاؤ گے۔ میری دعا ہے کہ خدا آپ کو نیک ہدایت دے اور ضد اور تعصب سے کچھ نہ ہو۔

میں زور سے کہتا ہوں کہ پیر جی بھی کسر صلیب میں عمر کا بہت حصہ ضایع کر گئے۔ انجام ایک صفر بھی نہ ہوا تو اب آپ کے ہاتھ کیا آنا ہے؟۔ بلکہ ان گزشتہ واقعات سے آپ کو ایک قاعدہ سیکھ لینا چاہئے۔ کہ جب بڑے میاں اتنا عرصہ علم۔ عقل۔ الہام خرچ کر گئے تو کچھ نہیں بنا تو چھوٹے میاں بمقابلۃً بغیر علم عقل اور الہام کے اس کام کو بھی نہیں انجام دے سکینگے۔ اب تو آپ کے بڑے میاں اور چھوٹے میاں اور اُن کے سارے سامان خرچ ہو گئے۔ اب صرف جھوٹھ اور ننگے جھوٹھ پر آگئے ہو۔ یاد رکھو کہ جب اپنے اصلی اور پر زور سامانوں سے صلیب کی بزرگی ایک تا نہیں

ہلاسکے تو جبروتے اور جبلی سامانوں سے کیا کر سکو گے۔ آپ کو یاد نہیں کہ دنیا کی آبادی کا ایک بڑا حصہ اور علم اور عقل کا ایک اصلی حصہ اور خدا کی حضوری شان صلیب کے نے جیتی ہے تو آپ اس کا کیا کر سکتے ہیں۔ اس کو مانتے ہو تو مانو ورنہ آپ کی مرضی چپ چاپ اپنی عید۔ اپنے چاند۔ اپنے رمضان اور اپنی اذاں کے خیال میں لگے رہو۔

رہیگا اں سدا تیکر مسیح دا۔
رہیگا جتنک سورج رہیگا۔
تے اُس تھوں برکتاں سب لوک پاون
تے قوماں اوسدیاں وڈیاں گاون۔

زبور ۷۲: ۱۷ و ۲ - اور

صلیب کا کلام ہلاک ہونے والوں کے نزدیک بیوقوفی ہے پر ہم نجات پانے والوں کے نزدیک خدا کی قدرت ہے
۱ قر ۱: ۱۸

راقم منصور علی خوشاب والا۔

ریویو
بر رسالہ
رافع الافترا

ہمارے پاس رسالہ رافع الافترا بغرض ریویو آیا ہے۔ اس کو جناب پادری ٹامس ہاول صاحب بشیر لاہوری نے تصنیف کیا ہے۔ یہ رسالہ دو فصول پر مشتمل ہے فصل اول میں پادری صاحب موصوف نے حضرت اقدس جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی بدزبانیوں کا نمونہ دیا ہے۔ جو انہوں نے کلمتہ اللہ وروح اللہ وجیہاً فی الدنیا والاخرۃ ومن المقربین کی مخالفت میں اور بظاہر اسلام کی حمایت میں اپنی قلم مبارک سے تحریر کیں۔ آپ ہی کی فحش بیانی کی نسبت ایک لائق مصنف یوں فرماتے ہیں۔ "جن لوگوں کو مرزا جی کی تصنیفات پڑھنے کا ناگوار اتفاق ہوا ہوگا وہ خوب جانتے ہیں کہ مناظرہ میں فحش بیانی سخت کلامی۔ بدزبانی۔ بلکہ گالی کوسنے کا مرزا جی نے گویا سرکار سے ٹھیکہ لیا ہو۔ اب اس فن کے جگت اُستاد مانے جاتے ہیں"۔ ایک اور صاحب یوں لکھتے ہیں۔ "ہندوستان میں جو شخص دینی مباحثہ میں اپنی بدزبانی اور دریدہ دہنی بلکہ فحش کلامی کے لئے شہرۂ آفاق ہوا جس کی نسبت اہل الرائے کی مستقل رائے ہے کہ دینی مناظرہ میں گندگی اور خباثت کے چلن کو اسی نے رواج دیا جو اس فن کا اُستاد اور موجب ہے وہ مرزا قادیانی ہے"۔ روح اللہ کی مخاصمت میں اخرالزماں قادیانی کرشن ثانی حد سے بڑھ گئے۔ اور یوں جناب نے نادانستہ اسلام کو اُس کی بیخ و بنیاد سے اُکھاڑ ڈالا۔ آپ اس میں اُس بیوقوف سے بھی گوئے سبقت لے گئے۔ جو اُس درخت کی جس پر وہ بیٹھا تھا جڑ کاٹ رہا تھا۔ اور سب سے زیادہ حیرت کا مقام یہ ہے۔ کہ جس کلمتہ اللہ کی مخالفت میں جناب نے ساری زندگی بسر کردی اُسی کے مثیل بننے میں آپ فخر سمجھتے ہیں۔ اسی فصل میں مرزا صاحب کے ان سارے دعاوے کی تردید ہے جو انہوں نے اپنی عین حیات میں کئے تھے۔ یعنے خود ہی مریم بننا خود ہی پود مریم و مریم سے پیدا ہوگئے ہوئے مسیح الزماں اور مریم میں روح عیسے کے پھونکے ہوئے مسیح ہوجانا"۔ پھر پادری صاحب موصوف نے مرزا صاحب اور اُس کے چیلوں کے اس اعتراض کا جو وہ لوقا ۷: ۲۸ مقام پر کرتے تھے دندان شکن جواب دیا ہے جہانتک ہمیں معلوم ہے اس کا ایسا جواب آگے نہیں دیا گیا۔

دوسری فصل میں مرزا غلام احمد صاحب کے اس الہام کی تردید کی ہے جو انہوں نے اپنے زمینداری مقدمہ کی نسبت کی تھی۔ پادری صاحب نے بغرض اختصاراً بطور مشتے نمونہ از خروارے صرف ایک ہی الہام لیا ہے اور اُس کا خوب ہی قلع قمع کیا ہے۔ لیکن ناظرین منارۃ البیضا۔ الہاماتِ مرزا۔ المسیح الدجال وغیرہ میں دیکھینگے کہ مرزا صاحب کا نہ صرف یہی ایک بلکہ ہزاروں اور الہامات بھی اسی طرح کے ہیں۔ جو آپ کے دورانِ سر کا نتیجے تھے۔ جس کا ان کو خود اقبال تھا کہ اُن کو دوران سر اور کمی دوران خون کی بیماری بدن کے اوپر کے حصے میں ہے پھر شیوں کی بابت جو لکھا ہے وہ بھی قابل غور ہے ناظرین میں سے بہتوں نے تزئین الاقوال و ضربتِ عیسوی اور اور کتابوں کو پڑھا ہوگا لیکن یہ رسالہ بھی پڑھنے کے قابل ہے۔ اپنی ذات میں بالکل نیا ہے۔ ہم اپنے مسیحی بھائیوں اور خاصکر مسیحی منادوں کو اس رسالہ کے پڑھنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ اس رسالہ سے نہ صرف مسیحی بلکہ نیک نہاد مسلمان بھی فایدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ دیکھیں صاحب ریویو یا بدہ اس کا کیا جواب دیتا ہے۔

راقم حافظ احمد مسیح از دہلی۔

انتقال پر ملال

افسوس کہ مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۱۱ء کی صبح کو بوقت ۸ بجے مس جی۔ آر۔ مارین صاحبہ لیڈی مشنری سکاچ مشن مقیم چنبہ اس عالم فانی سے کوچ کرکے پسماندگان چنبہ کو داغ مفارقت دے گئیں۔

مس موصوف ملک آئرلینڈ کی رہنے والی تھیں۔ انہوں نے واقعہ میں اپنے تن و من کو اپنے خداوند کی محبت پر تصدق کرکے اپنی جان تک کو دریغ نہ کیا۔ مس صاحبہ قریباً دس سال سے مقام چنبہ خداوند کی خدمت کر رہی تھیں اور اپنے سادہ دل نیک مزاج ہنس مکھ۔ منکسر ہونے کے سبب ہر کہ ومہ چنبہ کو اپنا



اور اپنے خداوند کا ایسا گرویدہ کر لیا تھا کہ ہر ایک نے ان کے انتقال پر ملال کی خبر سنکر آنسو بہائے اور اور یہ الفاظ لڑکھڑاتی ہوئی زبانوں سے نکالے کہ ہائے اب ہم کیا کرینگے۔ حقیقت میں مس صاحبہ موصوف ایسی سادہ دل تھیں کہ ان کو ذرا بھی فیشن وظاہری بناؤ سنگار کی پرواہ نہ تھی اور نرم مزاج ایسی کہ غریب امیر اجلوں اور میلے کپڑوں والوں کے ساتھ یکساں برتاؤ کرتی تھیں۔ اور ہر ایک سے ایسے شفقت آمیز الفاظ میں گفتگو کرتی تھیں۔ کہ ہر ایک یہی خیال کرتا تھا کہ اگر کوئی خداوند کی خدمت کر سکتا ہے تو ایسا ہی شخص کر سکتا ہے۔ اور نہیں بلکہ سبھی ایسی کہ شاید کسی ہی نے انکو کبھی سنج یا فکر میں دیکھا ہو بخیر بھی ایسی کہ غریبوں محتاجوں کو اپنا تن کا کپڑا اتار کر دیدیتی تھیں۔ اور حتی المقدور ہر ایک کی حاجتوں کو پورا کئے بغیر نہ رہتی تھیں۔ غرض مس صاحبہ موصوفہ کی عادتیں اور خصلتیں اور اپنے خداوند کی محبت کا حال اگر ذرا سا بھی تحریر کیا جاوے تو ایک دفتر درکار ہوگا۔ اب خیال فرمائیے کہ جس شخص کا یہ حال ہو اس کی وفات سے باشندگان چنبہ خصوصاً کلیسیائے مقام کو کتنا رنج وغم ونقصان ہوگا۔ یہاں کے اکثر باشندے مس صاحبہ کو سینٹ (ولی) خیال کرتے تھے۔ اور حقیقت میں اُن کے اوصاف ولیوں سے کم نہ تھے۔

مس صاحبہ اپنے خداوند کی خدمت میں سرگرمی سے مصروف تھیں کہ انہوں نے کبھی اپنی جان کو دھوپ بارش۔ گرمی۔ سردی وبرف سے بچانے کی پروا نہیں کی اور اسی وجہ سے آخر کار یہ نوبت پہونچی جب مرض نے زیادہ زور کیا تو تبدیل آب وہوا کے لئے مقام ڈلہوزی کے گئے اور وہاں جاکر ٹائیفائیڈ میں مبتلا ہو گئیں اور چالیسویں دن تاریخ مذکورہ کو خداوند یسوع مسیح پر تصدق ہو گئیں۔

جنازہ ڈلہوزی سے چنبہ لایا گیا۔ یہ پہلا جنازہ ہے کہ باہر سے حدود ریاست میں لایا گیا۔ کیونکہ اس کی قانوناً ممانعت تھی۔ اور اس کے علاوہ آجکل چنبہ میں ہیضہ و دیگر امراض نے بھی زور کیا ہوا تھا جس کی وجہ سے مردہ تو درکنار کوئی بیمار آدمی بھی چنبہ میں داخل ہونے نہ پاتا تھا مگر مس صاحبہ مرحومہ نے راجہ پر جادو کیا ہوا تھا کہ راجہ صاحب نے بڑے اشتیاق کیساتھ جنازہ چنبہ میں لانے کی اجازت فرمائی۔ اور جنازہ کے ساتھ شہر والوں معہ راجہ صاحب واہلکاران ریاست کا ایسا ہجوم کثیر تھا۔ کہ قبرستان میں قدم رکھنے کی جگہ نہ رہی۔ اور بیچاروں کو آخر کار دیواروں پر کھڑے ہو کر نظر حسرت سے دیکھنا پڑا۔

ناظرین اخبار سے التماس ہے کہ اپنی اپنی دعاوں میں عزیزہ مرحومہ کی بڑھی ماں و دیگر رشتہ داران و پسماندگان کلیسیائے کو یاد فرماویں تاکہ خداوند اُن کو صبر جمیل عنایت فرماویں اور چنبہ کی کلیسیا کو ان کی جگہ ویسا ہی نیک دل وفرشتہ خصلت مشنری عنایت فرماویں۔

راقم ایں۔ ایس ڈیمیس کیٹے از خاکساران چنبہ

جواب

پادری بوٹامل صاحب آپ نے اس مضمون میں سے جو کہ ۲۵ اگست ۱۹۱۱ء نورافشاں اخبار میں چھپا تھا جو کچھ راقم سے بذریعہ اخبار نورافشاں دریافت کیا ہے اس کا جواب تحریر کرتا ہوں۔ آپ نے ۱۵ ستمبر ۱۹۱۱ء اخبار نورافشاں صفحہ ۱۱ میں چھپوایا ہے کہ پادری بی ستھہ کون ہیں۔ کیا انگریزی ہیں یا دیسی بھائی صاحب آپ تو خود بھی پادری کے۔ بی ستھہ کو جانتے ہیں۔ کے۔ وے دیسی ہیں اور لائلپور میں قریباً دو برس سے رہتے ہیں اور ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو کسی انگریز پادری کی خدمت میں جا کر واسطے تنخواہ ہاتھ لمبا نہیں کرتے ہیں۔ دیسی دیہاتی مسیحیوں نے اُن کو اپنا پاسبان مقرر کر کے چن لیا ہوا ہے۔ دسیل صاحب جرنل بوتھ صاحب۔ لوتھر صاحب کرنل جیکب صاحب وغیرہ کی سوانحعمری کا مطالعہ کیجئے تاکہ آپ کو اُن کی حالت معلوم ہووے جو کہ صرف مسیح کے فضل پر بھروسہ رکھکر جسمانی حکومت سے الگ ہو کر مسیح کو اپنا حاکم مانتے اور جانتے ہیں۔ اور اُن کی سیلف سپورٹ حالت سے مسیح کا کہاں تک جلال ظاہر ہوتا ہے۔ دوسرے جیسے کہ آپ کے گلے میں ایک شخص کی طرف سے ایک حکم اور ماتحتی کی زنجیر پڑی ہوئی ہے۔ اور بسبب اُس زنجیر کے آپ رسول پور کو چھوڑ کر لائلپور یا لاہور یا دہلی وغیرہ میں جا کر مسیح کے نام کو سنا نہیں سکتے ہیں۔ اور نہ بغیر اجازت اپنے افسر کے جا ہی سکتے ہیں۔ ایسا حال پادری کے۔ بی ستھہ کا نہیں ہے۔ وے روح کی ہدایت سے تمام ہندوستان میں پھرتے اور جگہ بجگہ مسیح کا نام سناتے پھرتے ہیں۔ مسیح کا حکم ہے کہ تم نے مفت پایا مفت دو۔ ایسا مت کرو کہ جب تک تنخواہ ملے تب تک لمبے لمبے لکچر دو زور اور شور سے بازار میں منادی کرو۔ اخباروں میں نصیحت کے مضمون چھپواؤ اور جب تنخواہ بند ہو گئی تب منادی جوش وغیرہ سب جاتا رہا پادری کے۔ بی ستھہ قریباً چار برس سے صرف مسیح ہی کے حکم میں ہیں اور اس ہی کے ماتحت ہیں۔ اور اُن کے تمام اخراجات مسیح کی ذات پاک سے ہی پورے ہوتے ہیں۔ سیلف سپورٹ ہونا کوئی چھوٹی بات نہیں ہے۔ آجکل جو بھائی مسیح یسوع کو اپنا رہنما بنا کر اپنی تمام ضرورتوں کا بھروسہ اس پر رکھ کر سیلف سپورٹ ہوتے ہیں۔ اُن کو بڑے بڑے صاحب دماغ تو درکنار۔ پانچ حروف پڑھے بابو بھی

اُٹھتے ہی باغی اور سرکش مغرور وغیرہ کہنے لگ پڑتے ہیں۔ کے۔بی سے مراد کریم بخش ہے۔ کریم بخش نام والدین کا رکھا ہوا ہے۔ یعنی نام بپتسمہ کا ہے۔ ایسے نام آجکل دیسی مسیحیوں کے ہزاروں ہیں۔ یہ کوئی انوکھا نام نہیں ہے۔ دوسرے تمام دنیا جانتی ہے کہ سیلف سپورٹ سے کیا مراد ہے۔ ہاں اگر دنیا سے الگ صرف آپ ہی اکیلے سیلف سپورٹ کے مطلب کو نہیں سمجھ سکتے ہیں تو میں آپ کو صلاح دیتا ہوں کہ آپ ۸ ستمبر ۱۹۱۱ء اخبار نور افشاں صفحہ ۸ اور ۹ پادری جے۔ این فورمن صاحب پڑھئے اگر اس سے آپ کو سیلف سپورٹ کا مطلب معلوم نہ ہووے تو آپ ضرور اپنے افسر پادری صاحب کی منت کر کے یا ہاتھ جوڑ کر یا پاؤں میں پڑ کر جس طرح ہو سکے چھٹی لیجئے اور پادری فورمن صاحب کے پاس جا کر سیلف سپورٹ کام کی تفسیر کروا کر سمجھ لیجئے۔ وے آپ کو ضرور ہی اچھی طرح سے سمجھا دینگے آپ مجھ سے پانچ میل کے فاصلہ پر رہتے ہیں۔ جو کچھ اور دریافت کرنا منظور ہووے ایک دن میں ملاقات کر کے دریافت کر سکتے ہیں۔ نور افشاں اخبار مسیح کے جلال کے واسطے ہے نہ کہ تمسخریہ مضمونوں کے واسطے۔ آئندہ میں بذریعہ اخبار نور افشاں کچھ جواب نہیں لکھونگا فقط والسلام۔ بقلم خود حاکم علی۔ از سانگلہ ہل پنجاب

---

۲ ضرورت ۲

ایک تجربہ کار بائبل وومن کی شہر کے زنانہ اور دیہات میں کام کرنے کے لئے ضرورت ہے۔ بیوہ کو جسکے چھوٹے بچے نہ ہوں ترجیح دیجاوے گی۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر بھیجنی چاہئیں۔

المشتہر۔ مس ٹیسوفیس لنڈن مشن مرزاپور

سفر امریکہ

سالہا سال تک یہ بندگان خدا اکٹھے رہتے ہیں۔ مگر کسی کو کسی کے برخلاف شکایت کا کوئی موقعہ نہیں ہوتا کیوں نہ ہو۔ بندگان خدا کا یہی طریق ہے۔

مجھے بھی اس ہوم میں ایک کمرہ ملا۔ بہت سے بھائی اور بہنیں میری خاطر تواضع کے لئے میرے ارد گرد جمع ہو گئے اور مجھے ایٹ ہوم فیل کرانے میں کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ ایک دن کے وقفہ یعنی ۲ جون کو کنونشن شروع ہو گئی۔ (اس کا مختصر سا حال جو گاسپل ٹرمپٹ مطبوعہ پندرہ جون میں چھپا تھا۔ دیتا ہوں۔ یہ کنونشن دو جون سے گیارہ جون تک رہی)

بحر اوقیانوس سے بحر الکاہل اور کینیڈا سے خلیج میکسیکو تک کے لوگ اینڈرسن کی کنونشن میں جمع تھے۔ جب کوئی کنونشن ختم ہو جاتی ہے تو عموماً کہا جاتا ہے کہ وہ کنونشن نہایت عمدہ اور پہلے تمام موقعوں سے تعداد حاضرین میں زیادہ تھی۔ اور ہم یقین کرتے ہیں یہی الفاظ اس کنونشن کی بابت کہے جا سکتے ہیں۔ روزانہ باقاعدہ سامعین کی تعداد دو ہزار تھی۔ علاوہ ان کے جو خاص اتوار یا چند ایک دن کے لئے آئے تھے۔ درسگاہ میں ہر روز شام کے وقت اتنی بھیڑ ہو جاتی تھی کہ بعضوں کو کھڑے رہنا پڑتا تھا۔ (درسگاہ اتنا بھاری اور فراخ ہے کہ اس میں ۲½ ہزار شخصوں کی سمائی ہے۔ اور پلپٹ کا پلیٹ فارم اتنا بڑا ہے کہ تیس پادری صاحبان ایک وقت میں وہاں بیٹھ سکتے ہیں۔ یہ پلیٹ فارم بھی ہر روز بھرا ہوتا تھا۔ این۔ بی) خادم الدینوں کی میٹنگ صبح آٹھ سے نو بجے تک ہوتی تھی۔ جس میں بہت دلچسپی لی جاتی تھی۔

باقی آئندہ

میلہ بارن ہاڑا

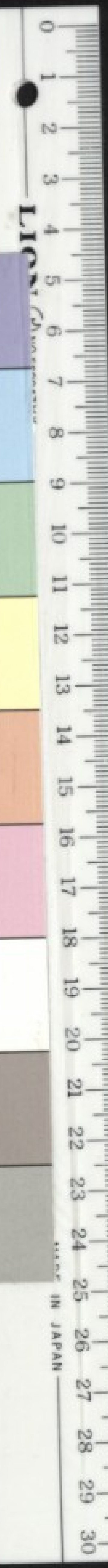
پیر گاہے شاہ کے ہفتہ وار میلے کے

مزید حالات

پیر پرستی ـــ ’’ ـــ قبر پرستی گناہ ہے

ناظرین کیا آپکو معلوم نہیں کہ جن بادشاہوں نے بت پرستی کو جائز قرار دیا اور اس کی اعانت کی انکو خداوند کریم نے کیسے کیسے عذاب پہونچائے مقدس پولوس تو یہاں تک زور دیتا ہے۔ کہ بت پرست کے ساتھ کھانا بھی حلال نہیں ہے شاید کوئی یہ کہے کہ صرف جہلا کی زیادہ تعداد بت پرستی پیر پرستی اور قبر پرستی کرتی ہے ہم پڑھے لکھے ان باتوں سے بری الذمہ ہیں۔ بجا و درست آپ بے شک قبر پرستی اور بت پرستی نہیں کرتے۔ مگر کیا آپ نے خودی۔ تکبر۔ رشوت۔ لالچ۔ غصہ۔ گواہ شکنی۔ مکر فریب کے بڑے بڑے بتوں کو اپنے دلوں سے نکال دیا ہے؟ اور ان کو توڑ کر آپ نے بھی بت شکن نام لیا ہے؟ ان سب بتوں کے سر خداوند مسیح نے محبت کی تلوار سے پھوڑے ہیں۔ آپ بھی اس سے محبت کی تیغ لے کر ان سب بتوں کو توڑ کر اس کے گھر میں داخل ہوں اور حمد اور شکر گذاری کرتے ہوئے اس کی بارگاہوں میں داخل ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ شاید کسی درجے تک آپ کے مذاہب آپ کو تہذیب سکھلا دیں۔ اور یہ بھی آپ کو سمجھا دیں کہ آپ کے اندر لات اور منات کے بڑے بڑے بت ہیں مگر وہ آپ کو یہ دلیری نہیں دے سکتے کہ آپ تبر کے ساتھ ان کے سر توڑ ڈالیں اور اپنے آپ کو خاک سمجھ کر خودی سے کنارہ کریں۔ جو خاک سے بنا ہے وہ آخر کار خاک ہو

باقی داشتہ



وجوہ قبول دین مسیحی محررہ پندرہ فروری ۱۹۱۱ء

ایس پی جی مشن رڑکی

اور پھر آگے چلکر کسی غرض مشترکہ سے اُس کے خلاف ہوتا ہے۔ یہ بھی کوئی عقل کی بات ہرگز کسی مصلحت کے ساتھ تو بہت صاف معلوم ہوتی ہے۔ سوا اس کے خدا تعالےٰ کسی قدرت میں معذور نہیں ہے اور اُس قادر مطلق سے کچھ بعید نہیں ہے اور کچھ بعید نہیں ہوسکتا ہے تو اس سے سب واقف ہیں۔ رہبر جیسے کہ سلطاں پسند نہ راست۔ اللّٰہ یجتبی الیہ من یشاء ویھدی الیہ من ینیب۔ کل یوم ھُو فی شان یعنی خدا جسکو چاہتا ہے اُسکو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور جو اُس کی طرف جھکتا ہے اُس کو وہ راہ دکھاتا ہے۔ ہر ایک دن وہ ہر ایک کام میں ہے کسی کو بلاوے اور کسی کو رد کرے اور کسی کو آباد کرے اور کسی کو ویران کرے اور کسی کو عزت دے اور کسی کو ذلت۔

اور دیکھنا ایک ضد اور جھگڑے کی بات ہے کہ اسلام میں تعزیہ داری اور تعزیوں کے ساتھ ننگے پیروں پھرنا اور اُس کی ہرگلی کوچہ میں ہوحق ایک شوکت اسلام ہونے سے بدعت حسنہ قرار پاکر عوام کے لئے رواج ہوگیا۔ اور تعزیوں پر شیرینی چڑہانا اور مرادیں طلب کرنا اور ان کے لئے دینا دکھاوے کو آباد رہنا دنیا میں اسلامی دنیا کا علانیہ ہر سال کام کاج ہوگیا۔ اور بزرگوں کی قبروں کو سجدہ کرنا اور (کعبہ شریف) میں جاکر سنگ اسود کا بوسہ لینا اور طواف وغیرہ اگر یہ نرا پرستی ہے تو صد احافظ ہے اور پھر اسلام کے بہتر ۷۲ فرقوں میں سے ایک فرقہ ناجی بیان ہوتا گیا تفرقہ اور تعجب کی بات ہے۔ پہلے آدمی اپنے گھر کو دیکھے اور اپنے گریباں میں منہہ ڈالکر اپنے افعال پر غور کرے تب دوسروں کی کسی چھوٹی بڑی بات پر زبان کھولے۔ انسان کو چاہئے کہ حقیقت کی طرف رجوع کرے اور اللہ تعالےٰ کو قادر مطلق اور واحد اور یکتا سمجھ کر اس کی دل وجاں سے ستائش اور پرستش کرتا ہے۔ بلیٰ من اسلم وجھہ للّٰہ وھو محسن۔ یعنی انسان کا اپنی ذات کو اپنے تمام قوٰی کے ساتھ خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کردینا اور پھر اپنی معرفت کو احسان کی حد تک پہونچا دینا یعنی ایسا پردۂ غفلت درمیان سے اُٹھا کر گویا خدا کو دیکھ رہا ہے ... اور ... راہ ہے۔

اِطلاع

ہم بڑے افسوس سے ناظرین نُور افشاں کو یہ خبر دیتے ہیں کہ جناب بُزرگ پادری ڈاکٹر ای ایم ویری صاحب ایڈیٹر و منیجر اخبار نُور افشاں جو موسم گرما کے سبب سے پہاڑ منصوری پر تشریف فرما تھے مرض کاربنکل میں مبتلا ہوگئے تھے مگر صد خوشی کی بات ہے کہ صاحب موصوف نے بفضل خدا اس مرض سے کامل صحت حاصل کی ہے اور اب ۲ اکتوبر کو وہ لودیانہ میں تشریف لے آوینگے۔ اسسٹنٹ ایڈیٹر حیدری

مجھے یہ بات یاد دلانا ضروری ہے کہ میں نے اپنے دین مسیحی قبول کرنے کی بابت کچھ ابتدا میں کچھ لکھا اور بقیہ آخر میں لکھنے کا وعدہ کیا ہے۔ اس لئے یہاں پر اُس کا اعادہ اور ایفاء وعدہ کرتا ہوں۔ نظر بامور بالا جو کچھ کتب فریقین سے ثابت ہوا اور فضیلت حضرت یسوع مسیح میں جیسا کچھ ظاہر ہوا اور بحث ثالوث وغیرہ وغیرہ سے جیسی صورت پیدا ہوئی وہ سب حصول دین کیلئے کافی معلوم کرکے میں نے چند عرض داشت بخدمت پادری صاحبان آگرہ و دہرہ دون و سہارنپور جداگانہ رنگت میں روانہ کریں۔ باقی دارشتہ

شعر و سخن

دعا بطریق غزل در ترقی مذہب عیسوی

سویا ہوا ہے یہ ہند مسیحا بیدار ہوجائے
غافل ہے نیند اپنی میں ہوشیار ہوجائے
گلشن ہند کو خزاں کا انجار ہے۔
خزاں فرار ہوجائے موسم بہار ہوجائے۔
جو باغ جہاں میں تیرے ہوئے ہیں
اُن کا کار ہوجائے سب کا بیڑا پار ہوجائے
جہاں گل لگائے نہیں لگتے۔
وہاں گلزار ہوجائے سبزہ زار ہوجائے۔
گلزار میں گل جو کھل پڑیں۔
ہر گل خوشبو دار ہوجائے ہند کا ہار ہوجائے
تیرے کاموں میں جو بس لگے ہوئے ہیں
تُو انکا مسیح نگہدار ہوجا تو مددگار ہوجائے
مسیحا تو نخل سرسبز کو پہلا آب حیات سے
نخل پھلدار ہوجائے پھل اسکا مزیدار ہوجائے
تو ہے کس شعر گوئی تجھ کو بھاتی نہیں
پہ مجبور ہے جب مسیحا کا پرستار ہوجائے

از جان میکائیل سرسبز
طالب علم ٹریننگ ہائی سکول۔ ساکن
لالکرتی بازار۔ راولپنڈی

مضامین

دینا

اس خیال کی تردید میں ہم مقدس لوقا ۱۷:۱۹ کا ملاحظہ کریں جس میں ایک دولتمند کا ذکر کیا گیا ہے اور ایک غریب شخص لعزر کا بیان ہے۔ اگرچہ لعزر غریب تھا اس کے پاس خداوند کے لئے دینے کو سوائے نیک دل کے اور کچھ نہیں تھا۔ مگر امیر شخص کے پاس تندرستی۔ روپیہ اور طاقت تھی۔ وہ بہت کچھ خداوند کے لئے کرسکتا تھا لیکن اُس نے اپنی آمدنی اپنی عیش و عشرت کے لئے صرف کی۔ وہ دونیا میں اپنے لئے جیا لیکن جب دونوں خداوند کے حضور بلائے گئے۔ موت نے اُن کی حالتوں میں فرق ڈالدیا۔ غریب لعزر ہمیشہ کے آرام میں داخل ہوا اور دولتمند دائمی عذاب کا سزاوار ٹھہرا۔ امیر کا گناہ اُس کی دولت کا فخر اور نفس پرستی تھی۔ لعزر کا ثواب مفلسی حالت میں نیک دلی تھی۔ ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جن میں سے اکثر خداوند کے لئے دیتے ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ ہمارا نہیں بلکہ اس کا ہے جس نے ہمیں دیا ہمارے پاس بذات خود اپنی کوئی چیز نہیں ہے لیکن ہم میں سے بعض اپنی عیش و عشرت کیلئے خرچ کرتے اور خداوند کے دینے میں پس و پیش کرتے ہیں۔ وہ لعزر اور امیر کی مثال کو دیکھیں۔ ایسے لوگوں میں ایک طرح کی خودی ہوتی ہے۔ جو انہیں اپنے لئے جینے پر آمادہ کر رکھتی ہے۔

باقی آئندہ

انتخاب الاخبار

راہزن کون تھا

(ایک صبح جبکہ مسٹر ہوبرٹ کام کے لئے باہر جانے لگا تو اس کی بی بی نے کہا کہ میرے پیارے ذرا اُن راہزنوں سے ہوشیار رہنا۔ شوہر نے بڑے استقلال سے جواب دیا پیاری فکر نہ کرو۔ اگر کوئی راہزن مجھ کو ملگیا تو میں اُس کو خوب مزہ چکھاؤنگا۔ دیکھو میں پستول ہمراہ لئے جاتا ہوں۔ مسٹر ہوبرٹ کچھ رات گزرے اپنے کام سے فارغ ہوکر گھر کو واپس چلا اور اس جنگل میں سے گزرنے لگا جہاں راہزن وارداتیں کیا کرتے تھے۔ اب اُسے خیال آیا کہ اگر راہزن مجھے لوٹ لیں تو میں کیا کرونگا۔ یکایک ایک شخص پیچھے سے آتا معلوم ہوا اور اُس سے ٹکرا کر آگے کو بھاگ گیا۔ مسٹر ہوبرٹ نے جیب میں ہاتھ ڈالا تو گھڑی ندارد تھی۔ اُس نے دوڑنے والے کو حکم دیا کہ ٹھہر جاؤ ورنہ فائر کرونگا۔ راہزن ٹھہر گیا اور اس نے اُسے پکڑ کر کہا۔ کہ گھڑی جلد دیدو ورنہ ابھی تمہارا سر اُڑا دونگا۔ راہزن نے بغیر کچھ کہے گھڑی حوالہ کردی اور آپ چلا گیا۔ مسٹر ہوبرٹ جب گھر پہونچا تو اُس نے کہا آج سچ مچ لوٹا گیا تھا۔ مگر پستول نے بچا لیا۔ اور پھر گھڑی کا واقعہ بیان کیا بی بی نے کہا کہ گھڑی تو میز پر رکھی ہے۔ آپ لیجانی بھول گئے تھے۔ اور گھڑی سامنے کردی۔ ہوبرٹ نے جب اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا تو یہ گھڑی اُس کی نہ تھی۔ اور خود ہی راہزن تھا اور اپنی غلطی سے راہزن بنا تھا۔

(اخبار سوداگر)

ہندو اور مسلمانوں کا سوال

(ہمعصر وفادار)

کہتا ہے کہ جو لوگ یہ بحث کررہے ہیں کہ ہم ہندو ہیں۔ وہ مسلمان ہیں آپس میں کبھی مل نہیں سکتے وغیرہ وغیرہ۔ وہ بہت ہی خطرناک اور بدخیال لوگ ہیں۔ امن اطمینان اور صلح۔ اتفاق اور کامیابی کے لئے یہ سوال ایسا بڑا ہے۔ کہ جس کی برائی نہ ان کمزور دل ہندو مسلمانوں کے لئے ہی وسعت پانے والی ہے بلکہ حکومت وقت کو بھی تشویش میں ڈالنے والا سوال ہے۔ بیشک ایسے خوفناک سوالات کرنے والے لوگوں کو ملک کے بے تعصب اور اتفاق پسند بزرگ ملامت کے ووٹ نہ دینگے۔ تب تک یہ ہوش میں آئینگے نہیں کیا۔ اچھا ہو کہ ایسے دوراندیش لوگ دنیا سے ناپید ہو جاویں تاکہ ہر طرف امن و اطمینان سے انسانی زندگی بسر ہوکر کامیابی اور سرسبزی ملک کا حصہ ہو۔ ملک کے متعصب بداندیش اور بدخیال مفسد ہندو مسلمانوں اپنی حالت پر غور سے کام لیکر اس بدخیالی اور بدعملی کا انجام سوچو تمہیں معلوم ہو جاوے گا کہ تم کیسے زہریلے لوگ ہو۔ (شانتی)

مصر میں مسیحی مشنریوں کی شکایت

(سرزمین مصر میں مسیحی)

مشنریوں کی کئی ایک جماعتیں ایسی ہیں جنہوں نے وعظ و تبلیغ کو صدق کا ذریعہ و پیشہ بنا رکھا ہے۔ یہ مشنری بغلوں میں مختلف زبانوں کی کتابیں لئے ادھر اُدھر پھرتے رہتے ہیں۔ اور جہاں کوئی عقل کا اندھا گنوار آدمی اُن کو ملجاتا ہے۔ اس پر اپنے جادو کا جال پھیلانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے۔ ہم نے مصری اخباروں میں پڑھا ہے۔ کہ احمد علی مسیحی نے ایک درخواست جس پر تقریباً ۔ سو علماء سربرآوردہ تاجر اور معزز لیڈروں کے دستخط ثبت تھے۔ جامع ازہر کے مدرس اعلےٰ کی خدمت میں پیش کی ہے۔ جس میں وزرات داخلیہ کو توجہ دلائی گئی ہے کہ وہ اہل مصر کو جلد ان



مشنریوں کی چالبازیوں سے بچانے کی طرف توجہ کرے۔

انعان

نور افشاں۔ اسلامی تعصب کس طرح سے سند چہار آکسیر سے ٹپک رہا ہے۔ عیسائی واعظ تو اہل اسلام کو ایسے بُرے اور نفرتی معلوم ہوتے ہیں کہ ان کو دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے اُن کی خدمت گری یہاں تک بدنام کرتے ہیں کہ اُن پر ناحق کا بہتان لگانے پر تیار ہو جاتے ہیں۔ کیوں صاحب آپ کے مولوی صاحبان نے جلسوں میں قرآن شریف وغیرہ کتابیں لیکر تر وعظ کے لئے مساجد میں نہیں جاتے؟ تو پھر اس پر کیا طعن ہے؟ ہاں یہ آپ کی عقل عجیب ہے کہ جو عیسائی واعظوں کی باتیں سنتا ہے وہ عقل کا اندھا ہے! اور جو محمدی مولویوں کی باتیں سنتا ہے وہ عاقل ہے۔ کیوں نہ ہو۔ مشنریوں کی چالبازیوں کا تو آپ کو خیال آ گیا پر تمام اسلامی علاقوں کی ظالمانہ کارروائیوں کی طرف کبھی آپ کی نظر نہ گئی۔ افسوس!

جاپان کی ریلگاڑیاں

جاپان کی تھرڈ کلاس کی گاڑی ہندوستانی فرسٹ کلاس کی گاڑی سے بہ جہا بہتر ہوتی ہے۔ اُسکے اندر میٹھا پانی۔ صابن برش۔ دانت منجن اور تولیہ وغیرہ ہوتا ہے اور ہر ایک کمرہ ۵۰ مسافروں کے واسطے ہوتا ہے جس میں چیزیں بھی کھپی کھپی رکھی جاتی ہیں۔ ہر مسافر کے لئے اس قدر جگہ ہوتی ہے کہ وہ آرام سے سو سکے۔ ہر ایک کمرہ میں مسافروں کے لئے ایک ایک نوکر ہوتا ہے اور اخبار بھی بہم پہونچائے جاتے ہیں۔ گاڑی میں بالکل شور و غوغا نہیں ہوتا۔ ہر مسافر بڑی تہذیب اور شائستگی سے بیٹھتا ہے۔ میں نے کبھی کسی کو جگہ کے لئے لڑتے جھگڑتے نہیں دیکھا۔ حالانکہ ہندوستان میں ہر ایک اسٹیشن پر ہر ایک گاڑی میں یہ تماشا دیکھنے میں آتا ہے۔ جاپانی اخبارات۔ جاپان میں بڑے بڑے آدمی تو اخبار پڑھتے ہی ہیں۔ لیکن وہاں کے جنگلی بھی اخبار پڑھتے ہیں۔ جب بستی میں کوئی آدمی ہوتا ہے تو جنگلی جیب سے اخبار نکالکر پڑھنے لگتا ہے۔ اخبار بینی کا اس قدر شوق ہے کہ کوئی آدمی بغیر اخبار کے نہیں رہ سکتا اور یہی باعث ہے کہ روسا کا گزٹ اٹھارہ لاکھ چھپتا ہے۔ اور دیگر اخباروں کی اشاعت بھی لاکھوں تک ہے۔ قلی اور مزدوروں کی بغلوں میں اور جیبوں میں اخبار ہوتے ہیں۔ جب فرصت ہوتی ہے وہ فوراً اخبار پڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ جاپانی اخباروں کے مضامین اس قدر دلچسپ ہوتے ہیں کہ جب تک سارا اخبار ختم نہ کر لیا جاوے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔

ہندوستان کی طرح جاپانی اخبار نہیں۔ بلکہ دماغی اور عالمانہ مضامین کا مجموعہ ہوتے ہیں اور جس اخبار میں خبروں کے سوائے اور کوئی مضمون نہ ہو اسے ناپسند کیا جاتا ہے۔ کسی جاپانی اخبار میں گندے اشتہار نہیں نکلتے جاپان سے ۰۰ میل کے فاصلے پر ایک سونے کی کان ہے جو لوگ اُن کی سیر کو جاتے ہیں اُن کو ایک بجلی کی سیڑھی پر بٹھا دیا جاتا ہے۔ وہ آناً فاناً چند میل نیچے زمین میں پہنچ جاتے ہیں۔ اُس جگہ کا منظر ہی علیحدہ ہے۔ میں نے دیکھا پانچ ہزار جاپانی کام کر رہے تھے۔ مٹی سے سونا چاندی تانبا علیحدہ کرنے کی مشین نہایت تیزی سے چل رہی تھی۔ بجلی کے لیمپ جل رہے تھے۔ اور بجلی کے پنکھے چل رہے تھے۔ بجلی کی گاڑیاں اور بجلی کے دیگر سامان دیکھکر حیران رہ گیا۔ وہاں کسی انسان کی آواز سننے میں نہیں آتی۔ سب لوگ چپ چاپ اپنا کام کر رہے تھے اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ جاپانی بولنا نہیں جانتے۔ بلکہ عملی کام کرنا جانتے ہیں۔

ایک نئی مشین

مسٹر ارنسٹ روم الکٹریکل انجنیر نے ایک مشین سوا لاکھ ۵۰ ہزار کی لاگت سے تیار کی ہے۔ اس کے ذریعے ہر ایک شخص اپنے دوستوں عزیزوں کی شکل نقل و حرکت دیکھ سکتا ہے۔ حالانکہ وہ کسی قدر دور فاصلہ پر بود و باش رکھتے ہوں۔ اس کے موجد کا خیال ہے کہ خاطر خواہ روپیہ صرف کرنے سے اُس میں قدآدم تصویریں نظر آ سکیں گی جب کوئی شخص کسی کو دیکھنا چاہتا ہے تو شخص مطلوبہ کو تار گھر میں بلوایا جاتا ہے اور اس کو ملیتم دھات کی ایک تختی کے سامنے کھڑا کر دیا جاتا ہے۔ جو تار گھر میں لگی ہوئی ہوتی ہے اُس تختی میں بھی روشنی ہوتی ہے جسکے ذریعے سے شکل نظر آتی ہے۔ گذشتہ ہفتہ جبکہ آنجہانی ایڈورڈ ہفتم کی وفات پر لندن میں بھاری رنج و الم چھایا ہوا تھا تب برلن کے تار گھر میں جام جہان نما کے ذریعے سے وہ نظارہ دیکھا گیا۔ (ہندوستان)

زنانہ کالج

حامیان تعلیم نسواں کے لئے یہ خبر نہایت اطمینان بخش ہو گی کہ مسٹر پی رام ناتھن صاحب کے سی جو سیلون کے سالسٹر جنرل کے عہدہ جلیلہ سے ریٹائر ہوئے ہیں کولمبو میں اعلیٰ درجہ کا ایک کالج عورتوں کی اعلیٰ تعلیم کی غرض سے جاری کرنا چاہتے ہیں۔ اس میں طالب علموں کی رہائش و خوراک کا بھی انتظام ہو گا۔ اور بالفعل اڑھائی سو زنانہ بورڈروں کی گنجائش بہم پہونچائی جاویگی سیلون میں یہ زنانہ کالج اپنی مثال آپ ہو گا۔ اور مسٹر رام ناتھن صاحب کی اولوالعزمی واقعی قابل تعریف ہے۔ مگر افسوس ہے کہ پنجاب ایسے باہمت امیروں سے خالی ہے۔ ورنہ جالندھر کا کنیا مہا ودیالہ اور فیروزپور کا سکھ کنیا مہا ودیالہ وغیرہ انسٹی ٹیوشن بھی کبھی کی تکمیل کو پہونچ گئے ہوتے جو ایک عرصہ سے کامیابی سے کام کرنے کے باوجود صرف مالی ضرورتوں کے سبب ادھورے پڑے ہیں۔

(ہند)

لوکل

گذشتہ سے پیوستہ۔

بعض بعض دفعہ گھنٹہ گھنٹہ لگ جاتا ہے۔ ایک تندرست آدمی کو یہ دفعہ شاق گذرتا ہے۔ چہ جائیکہ مریض کو جس کی طبیعت کو ایک دم چین نہیں پڑتی سخت تکلیف وہ معلوم ہوتا ہے میرا اپنا واقعہ ہے کہ پندرہ پندرہ منٹ ٹھہر کر بلا دوائی لئے واپس چلا آیا۔ باوجودیکہ میری پرچی جو دوائی ڈاکٹر صاحب نے تجویز کی تھی وہ ایسی تھی کہ جو ہر دم بوتلوں میں تیار رہتی ہے دو دفعہ میں نے کمپونڈر صاحب سے کہا کہ میری دوائی تیار ہے تو دو دفعہ میں جواب دیا کہ ہاں دیتا ہوں پندرہ منٹ گذر گئے جب میں نے دیکھا کہ شاید اور دیر لگیگا تو مجبوراً واپس چلا آیا۔ اس واسطے ہم سول سرجن صاحب بہادر اور آنریبل خواجہ احمد شاہ صاحب سے جن کو رفاہ عام کاموں میں نہایت دلچسپی ہے آپ سب سے گذارش کرتے ہیں کہ ایک اور مزید کمپونڈر کا تقرر منظور فرما دیں جس سے مریضوں کو دوائی لینے میں سہولیت ہو جاوے اور وہ عین مہربان گورنمنٹ دست بدعا ہوں کہ خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے ہماری نادر مہربان گورنمنٹ کو پھولتا پھلتا تا ابد رکھے۔ آمین۔

(نامہ نگار)

برٹش کانسل چنگ کنگ نے صلاح دی ہے کہ پناہ گزین لوگ بہار کی جانب دریا میں اور آگے تک بھیج دیئے جاویں کیونکہ اُسے اندیشہ ہوا کہ سول نظم و نسق کے شکست ہونے سے کہیں مشکلات میں زیادتی نہ ہو جاوے انقلاب کرنیوں نے کمین گاہ میں چھپکر کارروائی کی اور کنحار کی پہاڑیوں پر جو فوج چارسو کے قریب تھی اسے شکست دی اور چنگٹو کے قریب تک اسکا تعاقب کیا جہاں فوج نے اپنے تعاقب کرنے والوں کو مار پیٹ کر درست کیا اور ایک سو آدمی کام آئے بعد کو فوج نے کنحار پر قبضہ کر لیا۔

کتابیں جو جوان مردوں اور عورتوں کیلئے دلکش اور فائدہ مند ہیں

مس لوئیس مارٹن صاحبہ کی تصنیفات

کوئی گھر ان سے خالی نہیں ہونا چاہئے
کیونکہ انکے مطالعے سے ہر گھر کیلئے امداد مل سکتی ہی

۱- راسپال سنگھ رومن اُردو ۸ر +
۲- تلاش حق اُردو و رومن اُردو ۳ر ۶ر +
۳- دولت لازوال اُردو ۳ر ۸ر رومن اُردو ۸ر +
۴- عزت بے مثال اُردو ۳ر ۵ر ۸ر رومن اُردو ۸ر +
۵- سورج پرکاش ۴ر ۶ر ۱۲ر رومن اُردو ۸ر +
۶- وکیل کی سرگذشت رومن اُردو ۲ر +
۷- چندر لیلا اُردو ۲ر ۶ر گورمکھی ۶ر +
۸- حالات جاپان اُردو ۳ر ۸ر +
۹- شریف بیبیاں اُردو ۳ر ۶ر +
۱۰- سمپردائے اُردو ۶ر ۱۰ر +
۱۱- سیر ہند معہ تصویرات اردو عہ +
۱۲- خدا کی عبادت کیلئے رومن اردو گیتیں معہ راگ - جلد کپڑا - بے + بڑے حروف عہ - چھوٹے حروف ۸ر

سلسلہ اصلاح اُردو

۱- اصلاح زراعت ۱ر +
۲- اصلاح حفظان صحت ۱ر +
۳- دستکاری کی ترقی ۲ر +
۴- اصلاح تمدّن ۵ر +
۵- اصلاح اخلاق ۴ر +
۶- ہند کی افلاس کا انسداد ۱ر +
۷- بچّوں کی پرورش ۱ر +
۸- شادی کی بابت خیالات ۱ر +
۹- سچّی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی +
۱۰- صفائی کی ضرورت ۳ پائی +

گھر کے واسطے لائبریری

تواریخ بائبل - مسیح کی تعلیم - حیات مسیح - یسوع مسیح کی موت - مسیح دین اور اخلاق - پاسٹر شی - مسیح کا نمونہ عزت بے مثال تلاش حق - جاپان کے حالات +
یہہ کتابیں اکٹھی سات روپیہ میں مل سکتی ہیں

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی - ایل - ایس بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

سنڈے اسکول کے سبق

تصویر دار پرچے سنڈے سکول

۲۵ عدد فی ہفتہ تمام سال کے لئے ایک روپیہ (عہ) محصولڈاک علاوہ اور سنڈے سکول کے سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ار فی سبق محصولڈاک علاوہ یعنے ۸ کاپی فی ہفتہ تمام سال کیواسطے صرف ایک روپیہ اور محصولڈاک یہ سبق اُردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں +

یہہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کیجاتی ہی پادری ہنری فورمن صاحب ڈی ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں۔ اور اُن کے ساتھ انڈین بیبل ٹرنگ ایسوایشن کی تلاوت کی فہرستیں چھاپی جاتی ہیں +

حقیقت یہہ ہے

کہ بائبل کی تعلیم کیواسطے یہ سب سے عمدہ سبق ہیں انکا سلسلہ ایسا چلتا ہو کہ سات سالوں میں کل بائبل کی تعلیم ملجاتی ہو۔ یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہوجاتی ہو اسلئے بذریعہ اس اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہو کہ تمام مشن سکولوں میں یہہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں۔ کئی ایک مشن اسکول انکا استعمال کررہے ہیں۔ پر ہمارا مطلب ہو کہ تمام سکولوں میں ان کا رواج ہونا چاہیے۔ کیونکہ یہہ ازحد مفید ہیں +

جو صاحب ان کو چاہتے ہیں سو اطلاع فرماویں۔ درخواست پر پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی لودیانہ لکھنا کافی ہو سال بھر کی قیمت پیشگی لیجاویگی وی۔ پی کے ذریعہ سے

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جلاب کی گولیاں

رات کو دو گولیاں کھا کر سو جاؤ۔ دوسرے دن صبح کو دست صاف ہوگا پیٹ میں گڑگڑ اور مروڑ کچھ نہیں ہوگی نہ معمول بتانے اور کھانے پینے میں کچھ کاوٹ نہیں ہوگی یہ دوائی برسوں سے ڈاکٹر برمن۔ اب اپنے مریضوں کو دیتے چلے آئے ہیں۔ یہ گولیاں کل بیس تیس مقدار اور وزن میں گولیاں ایک ہمراہ ہر بیمار کو ایک ڈبہ رکھنی چاہئے قیمت سو گولی کی ڈبیہ ۸ ر ایک سے چھ ڈبیہ تک محصولڈاک پانچ آنہ ۸ ر +

درد اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد لحظہ میں پہاڑ ہو جاتا ہی یہ دوا لحظہ میں اس کو پانی کردیتا ہو۔ درد ریاح جیسے میں چک ٹیک رگوں میں ہر جیں کہیں کئی سے جو کہیں ہو تو اس دوا سے فوراً آرام ہو جاتا ہو۔ درد وغیرہ نصف کم تک ہو۔ دور ہو جاتا ہی اس لئے ہر خاص و عام کو اس دوائی کا پاس رکھنا لازم ہو۔ قیمت ۱۲ ٹکیوں کی چھ آنہ محصولڈاک ایک سے چھ ڈبیا تک چھ آنہ ۶ ر +

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن ۵ و ۶ تار اچند دت سٹریٹ کلکتہ

سی بی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۶۷ء

پرفضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلی بخش انتظام وکھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں

ملاحظہ:۔ خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں لیعہ ۳ یا زیادہ لعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گرد نول وکرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہو قیمت رکشا لعہ سے ماعہ گرد نول لعہ مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت کریں +

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پُرانا فنڈ ہو اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہی۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے ہیں ۱۸۸۴ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہو اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہی ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہوسکتا ہی۔ اور نئے پراسپکٹس (اردو و انگریزی) مینجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک	۱۱ر
ہندوستان وپنجاب معہ "	۲ر
غیر ممالک سے "	۵ر

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	مے
چوتھائی کالم	صہ	مے	للعہ
نصف کالم	مے	سوعہ	للعہ
پورا کالم	سوعہ	وعہ	سعہ
پورا صفحہ	سعہ	سہ	ما

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی اڈیٹر و مینیجر نورافشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی برادرز چھپا۔